ناپاکی (جنابت) کی حالت میں نکاح کا حکم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3429

تاریخ اجراء: 01 رجب المرجب 1446ھ / 02 جنوری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ناپاکی (جنابت) کی حالت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جب تمام شرائط کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہو جائے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے، اور اس کی شرائط میں کہیں پاک ہونا مذکور نہیں ہے، ایجاب و قبول ناپاکی کی حالت میں بھی ہو سکتا ہے لہذا نکاح کی دیگر شرائط کی موجودگی میں ناپاکی (جنابت) کی حالت میں ایجاب و قبول کرنے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ اگر نکاح کا اہتمام مسجد میں ہو تو جنابت کی حالت میں مسجد کے اندر نہیں جاسکتے کہ یہ حرام ہے۔

نیز یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ جس پر غسل فرض ہو، اسے بلاوجہ نہانے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کہ حدیث پاک میں ہے: جس گھر میں جنبی (یعنی بے غسلا شخص) ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، بہتر یہی ہے کہ جلد از جلد غسل کر لیا جائے، اور غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضاء ہو جائے، یہ حرام و گناہ ہے۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ اگر عورت کی ماہواری کے دن ہوں تو اگرچہ اس حالت میں نکاح تو ہو جائے گا، لیکن اس حالت میں عورت کے ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کے حصے کو بغیر کسی موٹے حائل کے چھونا (خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے) ناجائز و گناہ ہے، اسی طرح اتنے حصے کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی گناہ ہے۔ ہاں اس حد سے اوپر اور نیچے کے حصے سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، ہدایہ میں ہے "النکاح ینعقد بالإیجاب و القبول" ترجمہ: ایجاب اور قبول کے ذریعے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ (الھدایۃ، جلد 01، صفحہ 185، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

نکاح منعقد ہونے کے لئے گواہوں کا ہونا ضروری ہے، ہدایہ میں ہے"ولا ینعقد نکاح المسلمین إلا بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین مسلمین رجلین أو رجل وامرأتین"ترجمہ: دو مسلمانوں کا نکاح منعقد نہیں ہو گا مگر دو ایسے گواہوں کی موجودگی میں کہ دونوں آزاد ہوں، سمجھدار ہوں، بالغ ہوں، مسلمان ہوں، دونوں مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔(الھدایة، جلد 01، صفحہ 185، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

جنبی کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"إن الملائکة لا تحضر جنازة کافر بخیر، ولا جنبا حتی یغتسل أو یتوضأ وضوءه للصلاة"ترجمہ: بے شک فرشتے کافر مردے کے پاس بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور جنبی شخص کے پاس بھی نہیں آتے جب تک وہ غسل نہ کرلے یا نماز جیسا وضو نہ کرلے۔(مصنف عبد الرزاق، رقم الحدیث 1087، ج 1، ص 281، المجلس العلمي، الھند)

جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا حرام ہے، صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:"جس کو نہانے کی ضرورت ہو، اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا۔۔۔ حرام ہے۔"(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فرض غسل میں تاخیر کرنے کے متعلق صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:"جس پر غسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے: جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہو گا۔"(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 326،325، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے"حالتِ حیض ونفاس میں زیر ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسم عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے تمتع جائز نہیں یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں اور اس سے اوپر نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا تمتع جائز۔"(فتاوی رضویہ، ج 4، ص 353، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net